رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۳ امان ۱۳۲۷ ہش | جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۲۳ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ سفر کی وجہ سے قدرے تکان ہے۔

ایک ماہ تک اناج کے سوا تمام دیگر اشیاء پر سے کنٹرول ہٹا لیا جائیگا

ایک ماہ تک سول سپلائز کا محکمہ توڑ دیا جائیگا

مغربی پنجاب اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی میں نظم و نسق پر عام تنقید کا دن تھا۔ اجلاس کا افتتاح حسب معمول تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ آنریبل سپیکر کی آمد تک ایوان میں صرف ۲۳ ارکان بیٹھے تھے۔ آنریبل وزیر مال ایوان میں ۹ بجکر ۵ منٹ پر اور خان ممدوٹ ۱۱ بجکر ۵۵ پر تشریف لائے۔ وزیر خزانہ اور وزیر مال نے اپنی تقریروں کے دوران میں فرمایا کہ سول سپلائز کے محکمہ کو ختم کر دیا جائیگا۔ اور اکتوبر میں کا بیاًاختتام خم کا بل پیش کر دیا جائیگا۔ (مفصل صفحہ ۲ پر)

سلامتی کونسل کے پاکستانی وفد کو مشورہ کے لئے واپس بلایا جائے

جماعت احمدیہ پاکستان کے چیف سیکرٹری کا وزیر اعظم کے نام تار

لاہور ۲۲ مارچ۔ جماعت احمدیہ مرکزیہ پاکستان کے چیف سیکرٹری صاحب نے حسب ذیل تار محترم لیاقت علیخان وزیر اعظم پاکستان کے نام ارسال کیا ہے:۔

”سلامتی کونسل میں جو نئی قرارداد (چینی وفد کیطرف سے) پیش کی گئی ہے وہ دام فریب کا درجہ رکھتی ہے۔ اور سخت توہین آمیز ہے۔ جو باتیں ہندوستان کے مطالبات پر مشتمل ہیں ان کو تحکمانہ صورت دی گئی ہے اور پاکستان کے مطالبات کو محض مشورہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ حکومت ہند ایسے مشورہ پر کبھی عمل نہیں کرتی۔ لیکن اگر عمل ہو بھی تو موجودہ فارمولا بالکل غیر تسلی بخش ہے۔ ہماری مؤدبانہ درخواست ہے کہ پاکستان کے وفد کو اپنی رائے کا اظہار کرنے سے قبل مشورہ کے لئے واپس بلا لیا جائے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ پاکستان اور کشمیر کی مدد فرمائے۔ آمین۔“

آزاد فوج نے دشمن کا ایک اور طیارہ گرا لیا

پونچھ کے محاذ پر کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا

تراڑ کھل ۲۲ مارچ۔ آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا امروزہ اعلان مظہر ہے۔ کہ مجاہدین نے دشمن کا ایک اور طیارہ مار گرایا۔ نوشہرہ کے محاذ پر ہم نے دشمن کی کئی اور چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن کے طیارے میرپور۔ پونچھ اور راوری کے دیہات پر بے تحاشہ بمباری کر رہے ہیں۔ جن سے شہری عوام اور جانوروں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ (ا۔پ)

— کراچی ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب پاکستان کا شاہی فضائی بیڑا پشاور سے کراچی منتقل ہو جائیگا۔

سلامتی کونسل سے چینی تجاویز کو مسترد کر دینے کا مطالبہ

اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کے نام چیف سکرٹری جماعت احمدیہ پاکستان کا برقیہ

لاہور ۲۲ مارچ۔ چیف سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ مرکز پاکستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل کے نام حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔

کشمیر کے متعلق نئی قرارداد نہائت غیر منصفانہ ہے۔ اور مسلمانوں کی توہین پر مبنی ہے۔ کونسل کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کو مسترد کر دیا جائے۔ اور کشمیر کے مجروح دل مظلوم مسلمانوں سے انصاف کیا جائے۔

قلات کے ایوانِ خاص کا اجلاس

۲۵ مارچ کو ہوگا

کوئٹہ ۲۲ مارچ۔ یہاں آج یہ معلوم ہوا ہے کہ قلات کے ایوانِ خاص کا اجلاس غالباً ۲۵ مارچ کو ہوگا جس میں ان نئے پیدا شدہ حالات پر غور کیا جائے گا جو کہ ریاست مکران۔ خاران اور لاس بیلا کے پاکستان میں شامل ہونے کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ (ا۔پ)

”۲۳ مارچ کو یومِ کشمیر“

لاہور ۲۲ مارچ۔ سلامتی کونسل میں چینی نمائندہ کی پیش کردہ قرارداد کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ۲۳ مارچ کو ”یوم کشمیر“ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ایک جلوس نکالا جائے گا جو اسلامیہ کالج پہنچ کر ختم ہو جائے گا۔ اور پھر وہاں ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جس میں قرارداد کے خلاف۔ جو جمہوری اصول کے سراسر خلاف ہے اظہار نفرت کیا جائے گا۔ (ا۔پ)

اچھوتوں کے وفد کی قائدِ اعظم سے ملاقات!

ڈھاکہ ۲۲ مارچ۔ آج اچھوتوں کے دو وفد قائدِ اعظم سے ملے اور انہوں نے پاکستان کا وفادار رہنے کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا ہماری کوئی بات اونچی ذات کے ہندوؤں سے نہیں ملتی اس لئے ہمیں ان سے الگ سمجھا جائے۔ قائدِ اعظم نے ان کی عقیدت کو سراہتے ہوئے کہا کہ حکومتِ پاکستان نے پہلے دن سے پاکستان کی اقلیتوں سے جو وعدے کئے تھے وہ ان پر قائم ہے۔ آپ لوگوں کو بھی پاکستان کی بھلائی اور بہبود کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے کہا مذہبی تعصب پاکستان کے لئے سخت مضر ثابت ہوگا۔ لہذا اس سے بہر صورت احتراز کرنا چاہیئے۔ (ا۔پ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

آزاد فوج نے نوشہرہ کے محاذ پر کئی مزید چوکیوں پر قبضہ کر لیا

تراڑکھل ۱۸ مارچ۔ حکومت آزاد کشمیر کی وزارتِ دفاع کا ایک بیان مظہر ہے کہ ہماری فوجوں نے نوشہرہ کے علاقے میں از سرِ نو پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ اور دشمن کی کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے دشمن کی ایک فوج سے جو ایک ہزار افراد پر مشتمل تھی ہمارے دستوں سے جھڑپ ہوئی۔ دو گھنٹے کی مسلسل جنگ کے بعد دشمن پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ انکے ۳۹ سپاہی مارے گئے۔ ووآدمی ہمارے بھی کام آئے راجوری کے علاقے میں ہمارے ایک گشتی دستوں نے دور تک دشمن کے علاقے میں گھس کر اس کے اس کے رسل و رسائل کے راستے منقطع کر دئے بیان میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ لونچھ کے علاقے میں دشمن نے اپنی ہوائی سرگرمیوں کو تیز کر دیا ہے چنانچہ دشمن اس علاقے میں اندھا دھند بمباری کر رہا ہے دشمن کی فوجوں کی ہمتیں پست ہو چکی ہیں۔ اور سپلائی کے ذخیرہ کم ہوتے جا رہے ہیں۔ محاذ کے باقی تمام علاقوں میں دشمن کی افواج میں ہراس دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ (اپ)

جمعیۃ العلماء ہند کیطرف سے شیخ عبداللہ کی نئی حکومت کے قیام پر خوشی کا اظہار

دہلی ۲۲ مارچ۔ جمعیۃ العلماء ہند کی مرکزی مشاورتی کمیٹی نے کل ایک قرارداد کے ذریعہ اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی قیادت میں ایک ذمے وار اور ہر دلعزیز وزارت قائم کر دی گئی ہے۔ نیز امید ظاہر کی۔ کہ نئی حکومت کشمیر کی اقلیتوں کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کریگی۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے انڈین یونین پر زور دیا گیا۔ کہ ہندوستانی کو سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ جو اردو اور ہندی رسم الخط میں لکھی جائے۔ (اپ)

والی شرق اردن بغداد جا رہے ہیں

بغداد ۲۲ مارچ۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ والی شرقِ اردن شاہ عبداللہ اپنے وزیر اعظم توفیق پاشا ابوالہدیٰ کی معیت میں اگلے ماہ بغداد تشریف لے جائینگے۔ عراق اور شرق اردن کے مابین گذشتہ سال جو معاہدہ ہوا تھا۔ خیال ہے بغداد کے دورانِ قیام میں اسکے عملی پہلو پر غور کیا جائے گا (رائٹر)

دفتر معلومات سے فائدہ اٹھائیے

پاکستان میں آباد شدہ مہاجرین اپنے بچھڑے ہوئے رشتہ داروں اور عزیزوں کا پتہ معلوم کرنے کے علاوہ دیگر ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک آفیسر کی خدمات بذریعہ جوابی کارڈ یا ٹیلیفون ۷-۲۳۸ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ پتہ یہ ہے علی احمد شبیر بی اسسٹنٹ انچارج انفارمیشن والٹن کیمپ ۲ ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

سرحدوں کے فیصلہ کیلئے سرحدی کمیشن کا اجلاس

دہلی ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈو پاکستان کے سرحدی کمیشن کا ۲۳ مارچ کو کلکتہ میں ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ یہ کمیشن مشرقی بنگال میں سلہٹ اور آسام کی متنازعہ حدود کے بارہ میں تحقیقات کرے گا۔ ہندوستانی ممبر مسٹر روپی کمار چوہدری نے پاکستانی ممبر سید معظم الدین سے بذریعہ برقیہ گذارش کی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی ابتدائی بحث میں شامل ہونے کیلئے ۲۳ یا اسکے بعد ۳ مارچ کو کلکتہ پہنچ جائیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈھاکہ میں بھی اسکے دو اجلاس ہونگے ہندوستانی ممبر آسام کے گورنر مسٹر گوپی ناتھ باردولائی سے بھی ملاقات کرینگے تاکہ جھگڑے کی اصل بنا کا پتہ لگایا جا سکے۔ اسکے بعد آپ پنڈت نہرو کے سامنے مفصل رپورٹ پیش کرینگے۔ متنازعہ فیہ امور پر ابتدائی بحث کے بعد کمیشن بہار یہ کے جنگلات کے ذخیرہ اور کوسی وادہ دریا کی۔

حیفہ میں زبردست دھماکا آٹھ عمارتیں منہدم

یروشلم ۲۲ مارچ۔ یہودیوں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آتشگیر مادہ سے لدی ہوئی ایک عرب ہاربر سٹریٹ حیفہ میں زبردست دھماکے کیساتھ پھٹ گئی۔ چھ یہودی ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے۔ نیز اس دھماکے کی وجہ سے آٹھ ملحقہ عمارتوں اور متعدد لاریوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ یروشلم تل عویو روڈ پر عربوں نے ایک یہودی کے قافلے پر حملہ کیا۔ برطانوی سپاہیوں نے یہودیوں کی حمایت میں حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ جسمیں ایک برطانوی فوجی افسر اور پانچ عرب مارے گئے۔ ایک اور یہودی قافلے پر بھی حملے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے پانچ سو مسلح عربوں نے جو خاکی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ یہودیوں کے ایک قافلے پر حملہ کر کے متعدد لاریوں اور موٹر کاروں کو آگ لگا دی۔ دو لاریاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اور ایک یہودی جوان لاریوں میں سے ایک پر سوار تھا ساتھ جل کر ختم ہو گیا۔ (رائٹر)

”جنہوں نے کنٹرول کے عہد میں حیثیتیں بنائی ہیں انکے افعال کا محاسبہ کیا جائے“ (نیازی)

”ایوان آج عہد کر کے اٹھے کہ وہ کبھی ناجائز سفارش نہیں کریگا“ (شوکت)

محکمہ سول سپلائز ختم

آج اسمبلی کے ایوان میں ارکان اسمبلی کی تحریکات کا جواب دیتے ہوئے مغربی پنجاب کی حکومت کے وزیر خزانہ میاں محمد ممتاز دولتانہ نے فرمایا۔ کہ سول سپلائز کا محکمہ بیس دن حد بیتے تک ختم کر کے تمام کنٹرول اٹھا لئے جائینگے۔

آپ نے فرمایا

لیکن صوبے کے نامساعد حالات کے پیشِ نظر اناج پر کنٹرول ابھی ضروری ہے۔ البتہ اگر آئندہ فصل اچھی ہوئی۔ تو چار پانچ ماہ بعد پھر اس مسئلے پر غور کیا جائیگا۔

آج نظم و نسق پر عام تنقید کا دن تھا۔ لہذا ایوان میں گرم تقریروں اور طعن و تشنیع کی وجہ سے خوب گہما گہمی رہی۔ دیوان بہادر مسٹر سنگھا نے مسیحیوں سے مساوی سلوک کرنے اور دیہات کی کمیٹیوں میں مسیحیوں کو نمائندگی ملنے کے پہلوؤں پر زور دیا مسز گبن ایم۔ ایل۔ اے نے ہسپتالوں کی نرسوں کی تنخواہوں کو بڑھانے۔ ان کے لئے بہتر خوراک مہیا کرنے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ سردار برکت حیات نے جو مزدوروں کے نمائندے ہیں۔ مزدوروں کی بہبود کے لئے تعمیری کام کرنے کی طرف حکومت کو توجہ دلائی جائے۔ آنریبل سردار شوکت حیات خاں وزیر مالیات نے ان تینوں اصحاب کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کی طرف ہر ممکن توجہ دی جائیگی۔ ار۔ دیوان بہادر ایس پی سنگھا سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ اپنے عوام کو پاکستان آزاد باشندے سمجھنے اور اپنے حقوق کے لئے جد وجہد کرنے کی تلقین کریں۔

سول سپلائز اور کنٹرول ختم

چوہدری عزیز الدین۔ راؤ شہادت خاں اور ملک فیروز خاں نون کی تقریروں کے بعد جن میں اس بات پر زور دیا گیا تھا۔ کہ محکمہ سول سپلائز نے رشوت بڑھا دی ہے چیزوں کو خواہ مخواہ کمیاب بلکہ نایاب کر دیا ہے۔ اور جس چیز پر کنٹرول کر دیا جاتا ہے مفقود ہو جاتی ہے۔ آنریبل وزیر خزانہ میاں محمد ممتاز خاں دولتانہ نے فرمایا۔ حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ سول سپلائز کے محکمے کو ختم کر دے کھانڈ۔ کپڑا اور دیگر اشیاء خوردنی پر سے کنٹرول آئندہ بیس تیس یوم تک اٹھا لیا جائے گا۔ لیکن جہاں تک اناج کا تعلق ہے۔ صوبے کے نازک حالات اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ اسے ابھی کچھ دیر اور جاری رکھا جائے۔ اگر ہماری موجودہ فصل جیسا کہ ہمیں امید ہے۔ اچھی ہو گئی۔ تو ہم اس کے اڑانے پر بھی ضرور غور کرینگے۔

عبدالستار خاں نیازی

آپ نے عام نظم و نسق پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے چوری سکھانے والے اڈوں کو ختم کرنے کا فیصلہ تو کر لیا۔ لیکن سوسائٹی کے خون میں جو زہر پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا کیا علاج۔ اس کیلئے ضروری ہے اور میں مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ کنٹرول کے عہد میں جن لوگوں نے بڑی بڑی جائدادیں اور حیثیتیں بنالی ہیں انکے اعمال و افعال کا محاسبہ کیا جائے۔

الاٹمنٹ پڑتال کمیٹی

آپ نے کہا۔ حکومت نے ارکان اسمبلی میں سے الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن آج تین ماہ ہونے کو آئے۔ میں نے بعض علاقوں میں آزاد انکوائری کی ہے۔ اور ہر جگہ وزراء اور ارکان حکومت کے اعزہ و اقربا ہی کی زیادہ بداعتدالیاں نظر آئی ہیں۔ آپ نے کہا تھل پراجیکٹ کے علاقے کے آدمی فاقوں سے مر رہے ہیں۔ خضر وزارت ہوتی۔ تو شاید ڈپٹی انگریز ہوتا۔ تو شاید متحرک ہوتا۔ لیکن ہماری حکومت کے ارکان خاموش ہیں۔ آپ نے کہا اگر بجٹ کی طیاری کے لئے انگریزی کتب کے مطالعہ کی بجائے قرآن و حدیث اور ڈپٹی کمشنر کے بنگلے کی بجائے مسجد محور ہوتا تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہمارا بجٹ خسارے کا نہ ہوتا۔ وہ تعمیری کام جن سے حکومت کتراتی ہے وہی قوم کی بنیاد کو مستحکم کرنے والے ہیں۔ لیکن افسوس یہاں تو جہاد کشمیر کے ترانوں کی بجائے ہر وقت مہاتما گاندھی کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں

میاں نوراللہ

اس کے بعد میاں نوراللہ نے حکومت کی توجہ اراضی و مکانوں و دوکانوں کی غلط الاٹمنٹ کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا اندھیر ہے کہ ایک ایک مکان و دوکان کے بیک وقت تین تین پرمٹ جاری ہو جاتے ہیں۔ ہر شعبے میں ہر جائداد کی تقسیم میں اسی طرح ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں کی جائداد خورد برد ہو کر رہ گئی۔

کامل امتناع خمر

آج اسمبلی کے ایوان میں نظم و نسق کے معاملے پر چند اعتراضات کے جواب میں جو تقریر کی اس میں فرمایا ایوان کے تحریکات اور اپنے وعدوں کا پاس رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شراب کلیتہً بند کر دی جائے۔ یکم اپریل کو شراب کے تمام لائسنس منسوخ کر دئے جائینگے۔

لیکن جہاں تک

کامل امتناع اور غیر مسلموں کیلئے مراعات وغیرہ کا تعلق ہے۔ میں اکتوبر میں ایک بل پیش کرونگا۔ جس سے کاملاً شراب کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔

دفتروں کا عالم یہ ہے۔ کہ ایک ایک دفتر میں ایک ایک خاندان کے چار چار پانچ پانچ افراد لگے ہوئے ہیں۔ ایک افسر کا آج تبادلہ ہو جاتا ہے دوسرا اسکی جگہ پہنچ جاتا ہے۔ تو دونوں منسوخ ہو جاتے ہیں آخر یہ کیا اصول ہے اور کیا طرز عمل ہے۔ بعض دفعہ وزیر براہ راست ضلع کے کسی افسر سے راہ و رسم اور خط و کتابت شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ضلع کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

چوہدری محمد حسن

آپ کے بعد چوہدری محمد حسن نے اپنے اور اپنے ماتحتوں کے کام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مشرقی پنجاب کی حکومت ہم سے قطعاً تعاون نہیں کرتی۔ یہاں ان کے سی۔ ایل اور ڈی۔ ایل۔ او کو پیرول دیا جاتا ہے لیکن وہ ہمیں نہیں دیتے۔ جو فیصلے یہاں دونوں حکومتوں کے افسر باہم بیٹھ کر کرتے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں ان فیصلوں کو ضلعوں کے حکام تک پہنچایا ہی نہیں جاتا۔

باقی صفحہ پر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

قادیان ننکانہ اور کشمیر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے

میں کچھ دنوں کے لئے سندھ گیا ہوا تھا اس دورہ میں ایک ہفتہ کے قریب میں کراچی بھی ٹھہرا۔ ۱۹ تاریخ کو کراچی سے روانہ ہو کر ۲۰ کی شام کو میں لاہور پہنچا۔ ۲۱ تاریخ کے بعض اخبارات میں میں نے یہ مضمون پڑھا۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان اور ننکانہ کے تبادلہ کی کوشش کر رہی ہے۔ اور یہ کہ اسی سلسلہ میں میں کراچی گیا تھا ایک اخبار نے اس طرف بھی اشارہ کیا تھا۔ کہ گویا سر ظفر اللہ خان نے مسٹر آئنگر کو یہ پیشکش کی ہے۔ کہ وہ قادیان ہم کو واپس دے دیں۔ تو کشمیر کے معاملہ میں وہ ان سے سمجھوتہ کر لیں گے۔ یہ باتیں اتنی مضحکہ خیز ہیں۔ کہ عام حالات میں مجھے اس کے متعلق کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن چونکہ یہ ایام مسلمانوں کے لئے نہایت نازک ہیں اور دشمن چاہتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اختلافات پیدا کر کے ان کی طاقت کو توڑا جائے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ہر قسم کی بدظنی اور شبہات کو دور کرنے کے لئے میں حقیقت حال ظاہر کر دوں

یہ بحث درحقیقت دو متضاد باتوں پر مبنی ہے۔ اور ایک ہی وقت میں ان دونوں باتوں کا پیش کرنا ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ اگر قادیان اور ننکانہ کے بارہ میں کوئی سمجھوتہ ہو رہا ہے۔ تو کشمیر کے سوال کو اس میں گھسیٹنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور اگر قادیان کے بدلہ میں سر ظفر اللہ خان کشمیر فروخت کر رہے تو پھر ننکانہ کا بیچ میں کیا سوال پیدا ہوتا ہے اور میرے کراچی جا کر قائد اعظم اور محترم لیاقت علی خان صاحب سے ملنے کا کیا مطلب؟ دونوں باتوں میں سے ایک ہی صحیح ہو سکتی ہے دونوں تو صحیح نہیں ہو سکتیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں۔ اور بالبداہت غلط ہیں۔ میں ان دونوں باتوں کو الگ الگ لیتا ہوں۔ اور اس حد تک حقیقت پر سے پردہ اٹھاتا ہوں۔ جس حد تک پردہ اٹھانا پاکستان کے لئے مضر نہیں بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ اگر میں ظاہر کر دوں۔ تو ان دونوں الزاموں کی لغویت اور بھی ظاہر ہو جائیگی لیکن میں پاکستان کی مصالح کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو بیان نہیں کرونگا۔ اور میرے نزدیک

جن لوگوں نے "پرتاپ" جیسے اخبار میں یہ خبر پڑھ کر اسے سچا قرار دیا ہے۔ انہوں نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے مسلمان اخبار "پرتاپ" اور "ملاپ" کی گپ شپ پر ہنسی اڑاتے چلے آئے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اسی "پرتاپ" کی ایک ایسی خبر جو بالبداہت غلط ہے بغیر تحقیق کے قبول کر لی گئی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں صاف حکم موجود ہے۔ کہ بے اعتبار لوگوں کی طرف سے جو بات اڑائی جائے۔ اسے تحقیق کے بغیر قبول نہیں کرنا چاہیئے۔

شائد میں کوئی سرکاری راز ظاہر کرنے والا نہیں ہونگا۔ اگر میں اتنا ظاہر کر دوں کہ پاکستان اور ہندوستان یونین میں مذہبی مقامات کی حفاظت کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ یہ گفت و شنید نومبر سے شروع ہے۔ جبکہ سر ظفر اللہ خان کی منسٹری کا سوال بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ سر ظفر اللہ خان ہندوستان سے باہر تھے۔ اس گفت و شنید کی ابتداء بھی پاکستان کی طرف سے نہیں ہوئی۔ کہ اس میں احمدیہ جماعت کا کوئی دخل سمجھا جائے یہ مسئلہ پہلے اشاروں اشاروں میں انڈین یونین نے چھیڑا۔ اور پھر غالباً دسمبر میں جبکہ ابھی سر ظفر اللہ خان منسٹر مقرر نہیں ہوئے تھے انڈین یونین نے پاکستان گورنمنٹ کے سامنے اس مسئلہ کو باقاعدہ طور پر پیش کیا۔ اس کا ایک حصہ اخبارات میں آ چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ننکانہ میں جلسہ کرنے کی اجازت پاکستان گورنمنٹ سے ہندوستان یونین نے طلب کی اس کا جواب دینا پاکستان گورنمنٹ کے لئے بہت مشکل تھا۔ اگر وہ اس بات کو مان لیتے۔ تو اس وقت کے حالات کے مطابق خطرہ تھا۔ کہ کسی سکیم کے ماتحت اس جلسہ کو حملہ کا ذریعہ بنا لیا جاتا۔ جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو جماعت احمدیہ نے پاکستانی حکومت کو اس مشکل سے بچانے کے لئے یہ درخواست دی۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ کے دن بھی قریب ہیں ہمیں بھی قادیان میں جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور جو سہولتیں ننکانہ میں سکھ مانگتے ہیں۔ وہی سہولتیں قادیان کے جلسہ کے لئے انڈین یونین دے۔ ہم نے صرف پاکستان سے ہی یہ درخواست نہ کی۔ بلکہ انڈین یونین سے بھی یہی مطالبہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انڈین یونین اپنے مطالبہ پر اصرار کرنے سے باز آ گئی۔ کیونکہ یہ بالمقابل کا مطالبہ ان کی مرضی کے مطابق نہ تھا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کو معلوم ہوا۔ کہ انڈین یونین نے ننکانہ کی حفاظت کا سوال اٹھایا ہے۔ اور پاکستان حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ وہاں سکھوں کو رہنے کی اجازت دے۔ اور گوردوارہ کے ساتھ جتنی جائداد ہے وہ سکھوں کو واپس دے دی جائے۔ ورنہ سکھ آپے سے باہر ہو جائیں گے۔ جب ہمیں کسی ذریعہ سے اس مطالبہ کی خبر معلوم ہوئی۔ تو جماعت احمدیہ نے فوراً پاکستان کے بعض حکام کو توجہ دلائی۔ کہ انہیں بھی ایسا ہی مطالبہ سرہند قادیان اور دیگر مقامات مقدسہ کے متعلق کر دینا چاہیئے۔ اور قادیان کی طرف سے ایسا مطالبہ ہم نے تحریری طور پر پیش بھی کر دیا۔ پاکستان گورنمنٹ نے دوسرے اسلامی مقدس مقامات کی لسٹیں بھی جمع کرنی شروع کیں۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے قادیان کے ساتھ تین چار اور مقدس مقامات کی لسٹ بھی اب تک تیار ہو چکی ہے۔ اور ابھی اس لسٹ کی تیاری کا کام جاری ہے۔ جب انڈین یونین اپنے مطالبہ کو باقاعدہ طور پر پیش کریگی۔ تو جہاں تک ہمارا علم ہے پاکستان بھی مختلف اسلامی فرقوں کے مقدس مقامات کی فہرست پیش کرے گا اور مطالبہ کریگا۔ کہ دونوں فریقوں کے ساتھ ایک سا سلوک ہونا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ سیاسی گفت و شنید میں اس سے زیادہ مؤثر دلیل اور کوئی نہیں ہوا کرتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یا تو انڈین یونین اپنے مطالبہ کو واپس لے لیگی۔ یا وہ پھر مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے حقوق کو بھی تسلیم کریگی جن میں سے قادیان کا مطالبہ صرف ایک جزو ہے کل نہیں۔ اصل مطالبہ تمام اسلامی فرقوں کے مقدس مقامات پر مشتمل ہوگا۔ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ اب تک انڈین یونین کی طرف سے آخری مطالبہ اس بارہ میں نہیں ہوا۔ اس لئے پاکستان گورنمنٹ ابھی مسلمانوں کے مطالبات کو جمع کر رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ "پرتاپ" کی غلط خبر پر بعض مسلمان اخبار گھبراہٹ کا اظہار کرتے چاہیئے یہ تھا۔ کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو بیدار کیا جاتا۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے مقدس مقامات کی پاکستان حکومت کو اطلاع دیں۔ اس کے بعد پاکستان حکومت ان میں سے ایسے مقامات کو منتخب کر لیتی۔ جو اس قدر اہمیت رکھتے ہیں۔ کہ انہیں اس گفت و شنید میں شامل کیا جانا چاہیئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مسٹر مردلا سارابائی کے ذریعہ سے کوئی معاہدہ کرانے کی احمدیہ جماعت نے کوشش کی ہے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ نہ مس سارابائی کوئی سیاسی اختیار رکھتی ہیں۔ نہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی اقتدار رکھتی ہے مس سارابائی مجھے ملی تھیں۔ اور ان کے ساتھ مسٹر پنجابی ڈپٹی ہائی کمشنر بھی تھے۔ اس وقت انہوں نے بعض مظالم کا ذکر کیا تھا۔ جو ان کے نزدیک مغربی پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں پر ہو رہے تھے۔ اور میں نے ان سے کہا تھا۔ کہ آپ اپنی حکومت کی فکر کریں۔ مشرقی پنجاب میں رہنے والے مسلمان انڈین یونین کی رعایا ہیں۔ وہ ان کی فکر تو کرتی نہیں۔ اور مغربی پنجاب کے رہنے والے لوگوں کی جو پاکستان کی رعایا ہیں فکر کر رہی ہے۔ اس کے بعد مقدس مقامات کا ذکر شروع ہوا۔ اور میں نے ان سے کہا کہ آپ کی حکومت ننکانہ وغیرہ کے متعلق تو مطالبات کرتی ہے۔ وہ احمدیوں کو قادیان میں حق کیوں نہیں دیتی۔ حالانکہ مطالبہ انصاف پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اور دونوں فریق سے یکساں سلوک ہونا چاہیئے۔ شائد میری پہلی بات سے متاثر ہو کر مس سارابائی نے اس کے جواب میں کہا کہ ننکانہ کے سوال کو جانے دیں۔ پاکستان کچھ کرے۔ انڈین یونین قادیان میں احمدیوں کو آباد کرائیگی۔ مس سارابائی کی ملاقات غیر رسمی تھی۔ چنانچہ ان کے لاہور سے جانے کے بعد ان کی طرف سے کوئی اطلاع ہمیں نہیں ملی۔ اور نہ ہم امیدوار تھے۔ کہ وہ کوئی اطلاع ہمیں دینگی کیونکہ نہ وہ انڈین یونین کی نمائندہ تھیں۔ اور نہ کسی قسم کے فیصلہ کا ان کو اختیار تھا۔ مگر اس گفتگو سے ظاہر ہے۔ کہ سمجھوتہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ مس سارابائی نے خود کہا کہ یہ سوال جانے دیں۔ کہ پاکستان کی حکومت سکھوں اور ہندوؤں کے مقدس مقامات سے کیا سلوک کریگی۔ انڈین یونین بھی اپنے علاقہ کے لوگوں سے انصاف کا سلوک کریگی اور قادیان میں احمدی بسائیگی۔ یہ کہنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ مس سارابائی نے قادیان جا کر اس قسم کی کوشش کی بھی تھی۔ گو وہ میری ملاقات سے پہلے کی بات ہے ؛

ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ حکومت پاکستان ہے۔ نہ وہ پاکستان کی اکثریت ہے کہ کسی سے پاکستان کی کوئی چیز دلوانے کا وہ وعدہ کر سکے۔ اور جاننے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ اس محکمہ سے جو یہ کام کر رہا ہے سر ظفر اللہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس کام سے تعلق رکھنے والے محکمہ کا مرکز لاہور ہے۔ اور اس کا انچارج ایک دوسرا منسٹر ہے جو نہایت دیانتداری سے بلا تفریق مذہب و ملت پاکستان کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کوشش کر رہا ہے۔

یہ جو کہا گیا ہے کہ میں کراچی اس غرض کے لئے گیا تھا کہ قائد اعظم اور محترم لیاقت علی خان سے مل کر اس تجویز کی منظوری لوں۔ خدا تعالےٰ نے اس الزام کو اس طرح جھوٹا کر دیا ہے کہ باوجود اس کے کہ مجھ سے بعض لوگوں نے خواہش کی کہ میں قائد اعظم سے ملوں اور بعض امور کا جن کو وہ نہایت اہم سمجھتے تھے

کے متعلق ان کو یہ یقین تھا کہ اُن کے بارہ میں میرے خیالات صحیح ہیں تذکرہ قائداعظم سے کروں۔ میں نے اس بات سے انکار کیا اور اُن سے کہا کہ قائداعظم پر آجکل جو ذمہ داریاں ہیں اُن کے ہوتے ہوئے غالباً میرا اُن سے ملنے کی کوشش کرنا شائد درست نہ ہوگا اور شائد مفید بھی نہ ہو۔ غرض کراچی کے قیام کے دوران میں نہ میں قائداعظم سے ملا نہ محترم لیاقت علی خاں سے اور نہ میں نے ان سے ملنے کیلئے درخواست کی۔ قائداعظم سے جو لوگ ملتے ہیں گورنمنٹ کے اعلانوں میں اُن کے نام شائع ہوتے رہتے ہیں۔ چونکہ معترضانہ مضامین میری واپسی پر لکھے گئے ہیں اس وقت تک ہر اخبار نویس کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ میں قائداعظم سے ملا ہوں نہ محترم لیاقت علی خاں سے ملا ہوں۔ پس پرتاپ کا جھوٹ اُن پر کھل چکا تھا۔ مزید یہ کہ میں سفر کراچی میں کسی اور وزیر سے بھی نہیں ملا۔ صرف ایک دعوت میں وزیر خزانہ سے میں نے مصافحہ کیا ہے۔ وہ دعوت میں آئے تھے اور کھانے کے بعد نکلتے وقت دروازہ میں ایک دوست نے ہمیں آپس میں انٹروڈیوس کرایا تھا۔

قادیان اور مسئلہ کشمیر!

اب میں اعتراضات کے دوسرے حصہ کو لیتا ہوں۔ جو یہ ہے کہ سر ظفر اللہ نے مسٹر آئنگر سے کوئی سمجھوتہ کیا ہے کہ قادیان احمدیوں کو مل جائے تو کشمیر کے بارہ میں وہ زور نہیں دیں گے۔ مجھے تعجب ہے کہ کوئی ذمہ دار آدمی بھی یہ بات کس طرح لکھ سکتا ہے۔ وزارت کا عہدہ بے شک بڑا عہدہ ہے لیکن کوئی وزیر بھی اپنی طرف سے کوئی معاہدہ نہیں کر سکتا جب تک کیبنٹ اس کی رضامندی نہ دے۔ سر ظفر اللہ باوجود وزیر خارجہ ہونے کے سیکیورٹی کونسل یا انڈین یونین کی کوئی اہم بات نہیں مان سکتے جب تک پاکستان کی حکومت اس کی تصدیق نہ کرے۔ قادیان کے بالمقابل کشمیر دینے کی رضامندی سر ظفر اللہ نہیں دے سکتے اور سیکیورٹی کونسل اگر اس سوال میں پاکستان حکومت کے خلاف بھی فیصلہ کر دے تو بھی پاکستان گورنمنٹ اُس کے ماننے یا نہ ماننے میں آزاد ہے۔ پھر سر ظفر اللہ کیا کر سکتے ہیں۔ اگر وہ کوئی ایسی حرکت کرینگے تو پھر اس کا الزام صرف اُن پر نہیں ہوگا بلکہ قائداعظم اور ساری کیبنٹ پر بھی ہوگا۔ الزام لگانے والوں کو یا تو یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ قائداعظم اور اُن کی ساری کیبنٹ بھی اندر سے 'مرزائی' ہے۔ اور یا اُن کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ الزام سراسر غلط اور ناواجب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ قادیان سے وابستہ نہیں۔ قادیان سے امریکنوں، فرانسیسوں، چینیوں، کینیڈا اور بلجیم والوں کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے سیکیورٹی کونسل کے گیارہ ممبر احمدی نہیں۔ وہ دنیا کی گیارہ حکومتوں کے نمائندے ہیں۔ کیا کوئی عقلمند یہ سمجھ سکتا ہے کہ جب تک قادیان کے بارہ میں انڈین یونین سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں تھی اُس وقت تک امریکہ۔ برطانیہ۔ کینیڈا۔ فرانس۔ بلجیم اور چین ہندوستان یونین کی مخالفت کر رہے تھے۔ لیکن جونہی انڈین یونین قادیان احمدیوں کو دینے پر تیار ہو گئی (جس کے ظاہر میں کوئی آثار نظر نہیں آتے۔) فوراً اِن سب حکومتوں نے اپنے پولیٹیکل مفاد کو بھلا دیا اور انڈین یونین کی تائید کرنے لگ گئیں گویا پاکستان کے گورنر جنرل اور پاکستان کی وزارت ہی اندرونی طور پر 'مرزائی' نہیں بلکہ دُنیا کی بہت سی حکومتیں اور اُن کی وزارتیں بھی اندرونی طور پر 'مرزائی' ہیں۔ قادیان کی واگذاری کا معاملہ آیا اور سب نے ہتھیار پھینک دیئے اور اپنے تمام سیاسی فوائد قربان کرنے پر تیار ہو گئے جن کی وجہ سے وہ پہلے انڈین یونین کی مخالفت کر رہے تھے ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

مَیں جب کراچی میں تھا تو ایک پریس کانفرنس کے دَوران میں مجھ سے پریس کے بعض نمائندوں نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ سیکیورٹی کونسل کشمیر کے مسئلہ کے متعلق کیا فیصلہ کریگی؟ مَیں نے اُنہیں جواب دیا کہ میرے خیال میں سیکیورٹی کونسل کا فیصلہ عقل اور انصاف پر مبنی نہیں ہوگا۔ بلکہ جو فریق اُن کی جھولی میں زیادہ خیرات ڈالے گا وہ اُس کے حق میں ووٹ دیں گے۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ میرے خیال میں انڈین یونین نے اُن کی جھولیوں میں کچھ ڈال دیا ہے اس لئے مجھے اچھے آثار نظر نہیں آتے۔ پریس کے ایک نمائندہ نے کہا کہ پھر آپ سر ظفر اللہ کو تار کیوں نہیں دیتے۔ مَیں نے جواباً کہا کہ سر ظفر اللہ میرے ملازم نہیں بلکہ پاکستان حکومت کے ملازم ہیں۔ اُن کی ملازمت کی ذمہ داریوں میں دخل دینا میرے لئے ہرگز جائز نہیں۔ یہ پاکستان حکومت کا کام ہے کہ وہ اُن کو مشورہ دے کہ اس موقع پر اُن کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔

یو۔ این۔ او میں کشمیر کے مسئلہ نے جو ایک نئی صورت اختیار کی ہے میرے نزدیک اس کا جواب فلسطین اور جیوٹ یعنی سن کے گرد ہیں۔ دُنیا کی تجارت سن کی بوریوں کے بغیر نہیں چل سکتی۔ سن اسی فیصدی مشرقی پاکستان میں پیدا ہوتی ہے لیکن بوریاں سو فیصدی مغربی بنگال میں بنتی ہیں۔ دُنیا کے چند ممالک کے سوا جو خام سن منگوا کر اور وہ بھی پکی بیلز کی صورت میں اپنے ملک میں بوریاں بنواتے ہیں۔ باقی سارے ممالک ہندوستان سے بوریاں خریدتے ہیں۔ اکثر زرعی اور خوردنی اجناس ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف بغیر بوریوں کے منتقل نہیں کی جا سکتیں۔ پاکستان بوریاں نہیں دے سکتا۔ ہندوستان بوریاں دے سکتا ہے۔ حال ہی میں ارجنٹائن نے بوریوں کا معاہدہ ہندوستان سے کیا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پہلے وہ پاکستان کے حق میں تھا اب وہ پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اکثر دوسرے ملکوں کو بھی ضرورت ہے۔ چونکہ خام سن دوسرے ملکوں میں نہیں جا سکتی اور ڈاکٹر پکی بیلز اور تمام سن کی بوریاں کلکتہ ہی کے اردگرد تیار ہوتی ہیں اس لئے پاکستان مجبور ہے کہ وہ اپنی سن مغربی بنگال کی طرف جانے دے۔ پاکستان نے ایسی سن پر برآمد کا محصول لگا دیا ہے مگر اس محصول سے روپیہ ہی ملے گا سیاسی فائدہ تو نہیں ملے گا۔ سیاسی فائدہ تو بہر حال انڈین یونین ہی اٹھائے گی جو پکی بیلز بنائیگی اور بوریاں بھی بنائے گی۔

دوسری وجہ اس پالسی کے پلٹنے کی یہ ہے کہ فلسطین کے خلاف فیصلہ کرنے کے بعد مغربی حکومتوں نے محسوس کیا کہ مسلمان اُن کی طرف سے ہٹ رہے ہیں اس لئے انہوں نے کشمیر کے معاملہ میں مسلمانوں کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس عرصہ میں انہیں معلوم ہو گیا کہ فلسطین کے معاملہ میں انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا اُس سے رُوس کو فائدہ پہنچتا ہے اور وہ قابلِ عمل بھی نہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے اس فیصلہ میں بظاہر تبدیلی کرنے کا فیصلہ کر لیا (بظاہر اس لئے کہ بعد میں یہ فیصلہ دھوکا ثابت ہوگا۔ مَیں اس چال کو سمجھتا ہوں) اور اس طرح اسلامی عالم کو اپنے ساتھ ملانے کی ایک تدبیر پیدا کر لی۔ اِن حالات میں انہوں نے محسوس کیا کہ عرب اپنی کامیابی کی وجہ سے پاکستان کی مصیبت کو اتنا محسوس نہیں کریگا۔ پس اب انہیں انڈین یونین کو خوش کر دینا چاہیئے۔ حقیقتاً کشمیر کی تائید فلسطین کے فیصلہ کی وجہ سے تھی اور اب اس کی مخالفت فلسطین کے فیصلہ کے بدلنے اور سن کی بوریاں حاصل کرنے کے لئے ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے فوائد اور بھی ہیں مگر بڑی باتیں یہ دو ہی ہیں۔ ایک بڑی بات یہ بھی پیدا ہو گئی ہے بلکہ پیدا کی گئی ہے کہ ایسے اوقات میں اس سوال کو دوبارہ پیش کیا گیا ہے جبکہ چین کا نمائندہ جو شروع سے انڈین یونین کا ہمدرد تھا سیکیورٹی کونسل کا صدر رہے۔

میرے نزدیک پاکستان حکومت کو اپنے وفد پر یہ زور دینا چاہیئے کہ سردست وہ واپس آ جائے اور وزارت سے بالمشافہ گفتگو کے بعد نئی پالیسی طے کرے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس فتنہ سے بچنے کی راہیں نکل سکتی ہیں۔

کشمیر کا مسئلہ ایک نہایت ہی نازک مسئلہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میرے نزدیک اب بھی یہ مسئلہ کامیابی کے ساتھ طے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کے اختیار میں ہے اور ایک بڑی حد تک غیروں کے اختیار میں ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ دونوں مشکلات دُور کی جا سکتی ہیں اور کشمیر پاکستان کے ساتھ مل سکتا ہے۔ لیکن سیاسی مصلحتیں اس بات کی اجازت نہیں دیتیں کہ مَیں اُن باتوں کا ذکر کروں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سوال حل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میرا یقین کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ کیونکہ نہ اس معاملہ میں میرا دخل ہے نہ میری آواز کوئی اثر پیدا کر سکتی ہے۔ جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھنے والے اور دوسری صف کے اثر رکھنے والے اشخاص ہیں مَیں نے اُن سے اِن باتوں کے متعلق گفتگو کی ہے اور وہ میرے خیال سے متفق ہیں۔ لیکن فیصلہ وہی کر سکتے ہیں جن کے ہاتھ میں اختیار ہے۔ اور دوسرے لوگوں کا غور اور فکر خواہ درست بھی ہو جب تک قبول نہ کر لیا جائے اس سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات یقینی ہے اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ اگر کشمیر پاکستان کے ہاتھ سے گیا تو پاکستان بھی گیا۔ پس مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے اور صحیح طور پر اُسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اِس سلسلہ میں بعض نہایت اہم اور نئے خطرات بھی پیدا ہو رہے ہیں مگر سیاسی مصالح مجھے ان خطرات کے متعلق کچھ کہنے کی اجازت نہیں دیتیں۔ اگر وہ خطرات زیادہ معیّن صورت اختیار کر گئے تو پاکستان کو مصیبت کے ایک نئے دور میں سے گذرنا پڑے گا۔ ہم خدا تعالیٰ سے یہی امید کرتے ہیں کہ وہ اُن مصیبتوں سے پاکستان کو بچائے گا اور اگر وہ آ ہی پڑیں تو اُن کے مقابلہ میں اُسے کامیاب کریگا۔ لیکن ہمیں اپنی ذمہ داریاں بھلا نہیں دینی چاہئیں۔ اس وقت ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ ہاتھوں میں زبان دیگر انتہائی جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ افسوس کہ حکومت کی مصالح کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھے اِس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہیئے۔

ترجمۃ القرآن انگریزی

احباب جماعت کی سہولت کے لئے ترجمۃ القرآن انگریزی کا دفتر ایام جلسہ کے لئے عارضی طور پر دفتر تعلیم و تربیت اندرون جودھامل بلڈنگ میں کھول دیا گیا ہے۔ خریداران قرآن کریم میں سے جو احباب جلسہ مشاورت پر تشریف لائیں وہ وہاں سے اپنے اپنے قرآن لے لیں۔

مینجر دفتر ترجمۃ القرآن انگریزی
نمبرہ ٹمپل روڈ۔ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جاوے۔ بیرہ

۲۳ مارچ کا دن اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز

(از مکرم جناب عبدالحمید صاحب آصف واقف زندگی)

جس طرح ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء ایک تاریخی دن ہے کیونکہ اس دن کو حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے جس طرح ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک عظیم الشان دن ہے۔ کیونکہ اس دن مختلف جماعتوں کے قائم مقام قادیان میں اس غرض سے بلائے گئے تھے۔ کہ ان سے مشورہ لیا جاوے۔ کہ اصل حاکم جماعت کا کون ہے۔ صدر انجمن احمدیہ یا حضرت خلیفۃ المسیح اول جس طرح ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء ایک نہایت ہی مبارک دن ہے۔ کیونکہ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پیدا ہوئے۔ جس طرح ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ایک نہایت ہی مبارک دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا اشتہار دیا۔ جس طرح ۶ مارچ ۱۸۹۷ء ایک تاریخی دن ہے۔ کیونکہ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام مارا گیا۔ جس طرح ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء ایک نہایت ہی مبارک دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مصلح موعود مسند خلافت پر متمکن ہوئے اسی طرح ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن ایک نہایت ہی مبارک اور تاریخی دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دنیا میں پہلی بیعت لی اور سلسلہ احمدیہ کا آغاز اس مبارک دن سے ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک زمانہ دراز تک لوگوں کی بیعت نہیں لی۔ جب کوئی بیعت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے۔ ابھی مجھے حکم نہیں ہوا۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بیعت لینے پر مامور فرمایا تو آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو لدھیانہ میں بیعت لی۔ یہ بیعت حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم کے ایک مکان میں ہوئی۔

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جب کہ مصلح موعود پیدا ہوئے۔ آپ نے ایک اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ شائع فرمایا جس میں سابقہ پیشگوئی کو دہرایا۔ اور اس اشتہار میں بیعت کا اعلان بھی فرمایا اور دس شرائط بیعت بھی تحریر فرمائیں۔ پہلے دن کی بیعت میں چالیس افراد نے بیعت کی۔ جس میں ہر بیعت کنندہ سے خصوصیت کے ساتھ یہ اقرار لیا جاتا تھا کہ "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" اس ابتدائی بیعت میں زیادہ تر وہی لوگ تھے۔ جو پہلے سے آپ کی صداقت آپ کے تقویٰ اور آپ کی خدمت دین کے قائل تھے۔ ان میں حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی شامل تھے۔ اور ان کا نمبر سب سے اول تھا۔ اور [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ [illegible] بتایا جاتا ہے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور آپ کی ولادت پر حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اور اس اشتہار میں لوگوں کو بیعت کے لئے آمادہ کیا گیا تھا۔ اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے پہلی بیعت لی۔

اس طرح گویا احمدیت کی ابتدا اور حضرت مصلح موعود کی ولادت ایک ہی وقت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جسمانی اور روحانی رنگ میں یہ دونو توام ہیں۔

اس ابتدائی بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ صرف مجدد ہونے کا تھا۔ یعنی یہ کہ چودھویں صدی میں اسلام کی تجدید کے لئے آپ مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس وقت مجدد ہونے کے سوا آپ کا کوئی اور دعویٰ نہ تھا نہ مسیح ہونے کا نہ مہدی ہونے کا نہ نبی اور رسول ہونے کا اور نہ تمام قوموں کے آخری موعود ہونے کا اس لئے اس وقت آپ کی مخالفت نہ تھی۔ بلکہ مسلمان آپ کو ایک سچا خادم دین یقین کرتے تھے۔

براہین احمدیہ کی پہلی جلد ۱۸۸۰ء اور چوتھی جلد ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی۔ جب یہ کتاب شائع ہوئی۔ تو اس کے متعلق متعدد تعریفی ریویو لکھے گئے۔ اور اس کو ایک عظیم الشان کتاب مانا گیا۔ بلکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو یہاں تک لکھا۔ کہ "ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آجتک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی" یعنی تیرہ سو سال میں مسلمانوں کی طرف سے اسلام کے حقائق کے متعلق ایسی شاندار کتاب اور کوئی نہیں لکھی گئی۔ . . . .

. . . .

. . . . غرض اس زمانہ میں مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔

مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں اور عیسائیوں میں سے جو لوگ آپ کے واقف تھے۔ وہ آپ کا ادب اور احترام کرتے تھے۔ اور بہت سے ہندو آپ سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو تسلیم کرتے تھے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت سے پہلے کی زندگی پر نہ مسلمانوں کو اور نہ ہندوؤں کو اور نہ عیسائیوں کو کوئی اعتراض تھا۔ بلکہ سب کے سب آپ کے متعلق یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ آپ ایک پارسا طبع اور متقی انسان ہیں۔

جب آپ نے براہین احمدیہ کو شائع کیا۔ تو اس کے حصہ سوم میں آپ نے اپنی ماموریت کے الہام کو بھی شائع فرمایا جو آپ کو مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا۔ کہ "یا احمد بارک اللہ فیک۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ الرحمن علم القرآن۔ لتنذر قوما ما انذر اباؤھم ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل انی امرت وانا اول المومنین۔ یعنی اے احمد اللہ تعالیٰ نے تجھ برکت دی ہے۔ جس وار تو نے دین کی خدمت میں چلایا ہے وہ تو نے نہیں چلایا۔ بلکہ دراصل خدا نے چلایا ہے خدا نے تجھے قرآن کا علم عطا کیا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کرے۔ جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے اور تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔ لوگوں سے کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

مندرجہ بالا الہام آپ کو ہجری قمری کے لحاظ سے ۱۲۹۹ھ کو ہوا۔ یعنی تیرہویں صدی کے آخری سال۔ یہ وہ پہلا الہام تھا۔ جو ماموریت کے متعلق نازل ہوا۔ اور جس نے آپ کی زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز کر دیا۔ لیکن چونکہ آپ کو ابھی بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ اسلئے اس الہام کے بعد بھی آپ کچھ عرصہ تک عام رنگ میں اسلام کی خدمت میں مصروف رہے اور کسی باقاعدہ جماعت کی بنیاد نہیں رکھی۔ البتہ آپ نے . . . .

. . . . اس الہام کی بنا پر اپنے آپ کو بطور چودھویں صدی کے مجدد کے دنیا کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا۔

صادقوں اور راستبازوں کی زندگی بالکل ایک متوکل شخص کی زندگی ہوتی ہے۔ وہ نہیں بولتے جبتک خدا نہ بلائے۔ ان کی ہر حرکت اور ان کا ہر سکون خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کی رضا کے مطابق ہوتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام راستبازوں کے سردار ہیں آپ پر جب فرشتہ یہ پیغام لیکر آیا۔ کہ اقرأ باسم ربک الذی خلق تو آپ نے حضرت خدیجہ سے کہا۔ کہ مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ آپ ڈرتے تھے۔ کہ میں عہدہ نبوت کی اہم ذمہ داریوں کو پوری خوش اسلوبی سے ادا بھی کرسکوں گا یا نہیں تاریخی انبیا کی زندگی کے واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نبوت کا کام کسی عظیم الشان انسان کے سپرد کیا جاتا ہے تو طبعی طور پر وہ گھبراتا اور ہچکچاہٹ کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں میں اپنے فرائض کی بجاآوری میں کسی کوتاہی کا مرتکب نہ ہو جاؤں۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے مارچ ۱۸۸۲ء میں مامور فرمایا۔ اور چودھویں صدی کا آپ کو مجدد قرار دیا تو آپ اس وقت تک بیعت لینے سے رکے رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ نے آپکو حکم نہ فرمایا۔ اور جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بیعت لینے کا حکم دیا تو مارچ ۱۸۸۹ء میں آپ نے بیعت لینی شروع کی۔ اور ایک نئی جماعت کی بنیاد ڈالی ماموریت کے الہام کے پورے سات سال بعد آپ نے بیعت کا سلسلہ شروع کیا۔ حضور کو گو ماموریت کا الہام ۱۸۸۲ء میں ہو چکا تھا۔ مگر آپ نے اس وقت تک نئی جماعت کی بنیاد نہیں ڈالی۔ جب تک کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت میں سب سے نمایاں وصف یہ تھا۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کے بلائے بغیر نہ بولتے تھے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ بتاتا۔ اور جتنا بتاتا۔ آپ اس کا اسی قدر ہی اظہار فرماتے۔

مارچ ۱۸۸۲ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماموریت کا الہام کیا۔ آپ نے اس کے بعد اپنے آپ کو بطور مامور اور مجدد دنیا کے سامنے پیش کیا۔ خدا تعالیٰ کے تمام کام ایک اندازے کے مطابق اور معین وقت پر ہوتے ہیں۔ جس وقت تیرھویں صدی کا آخری سال تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے آپکو مامور فرمایا۔ اور چودھویں صدی کا مجدد آپ کو قرار دیا۔ جب چودھویں صدی میں سے پانچ سال گذر گئے۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت بیعت لینی شروع کی۔ ادھر قرآن مجید میں یہ پیشگوئی تھی کہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون (السجدہ ع) اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ امر اسلام کو آسمان سے زمین پر نازل فرمائے گا پھر ایک ہزار سال کے عرصہ میں وہ واپس اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔ احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترقی کا زمانہ تین قرن ہے۔ اسلئے ہزار سال تنزل کے مل کر تنزل کا زمانہ ۱۳۰۰ ہجری قمری پر ختم ہوتا ہے۔ یا ۱۸۸۳ سن عیسوی پر۔ پیشتر اس کے کہ تنزل کا زمانہ ختم ہوتا تنزل کے آخری سال یعنی ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں خدا تعالیٰ نے ایک پارسا اور متقی اور خادم دین شخص پر جو ایک گمنام سی بستی قادیان میں رہتا تھا۔ اور جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اور لطف یہ ہے کہ اس نام کے اعداد بھی ۱۳۰۰ ہیں۔ اپنی وحی نازل کی۔ اور فرمایا۔ یا احمد بارک اللہ فیک . . . . . قل انی امرت وانا اول المومنین۔ ایسا کیوں ہوا۔ اس لئے کہ اگر تنزل کے زمانہ کے بعد خوشخبری نہ دی جاتی۔ تو مسلمان دل برداشتہ ہو جاتے۔ اور ہمت ہار کر بیٹھ جاتے۔

مندرجہ بالا قرآنی آیت میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ زمانہ تنزل کے بعد اسلام پھر اپنے کمال کو پہنچے گا۔ پھر کفر اپنے منہ کے بل گر پڑیگا۔ اور پھر ساری دنیا پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کا غلبہ ہوگا۔ یہ تنزل کا آخری سال ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۳ء ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق مشرق کی طرف سے افق مبین میں آسمانی روشنی ظاہر ہوگئی۔ اور کفر کی ظلمت کے پردے چاک کرنیوالا سورج مرزا غلام احمد قادیانی خدا تعالیٰ کی وحی سے مشرف ہو کر کھڑا ہو گیا۔ یہی وہ شخص ہے۔ جس کا مسلمان منتظر تھے کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر آئیگا۔ اب اس صدی کا ۶۷واں سال ہے۔ آج سے پورے ۶۷ سال پہلے یعنی ۱۳۰۰ھ میں اس موعود شخص کو آنا چاہیئے تھا۔ جس نے کہ دوبارہ اسلام نے کفر پر حملہ کرنا تھا۔ اے مسلمان بھائیو۔ سوچو اور سمجھو۔ تعصب کی پٹی کو اتار دو۔ اور قرآن مجید کو پڑھو۔ اور غور کرو۔ کہ قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق تنزل کا آخری سال ۱۳۰۰ ہجری ہے یعنی ۱۸۸۳ عیسوی ضروری تھا۔ کہ یہ سال ختم ہوتے ہی کفر کی ظلمت کے پردے چاک کرنے والے سورج کی روشنی کا ظہور ہو جاتا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ جواب کتنا ہی پیارا ہے۔ کہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ایک صادق اور راستباز آدمی مانا اور ہم اس بات پر یقین لائے کہ آپ کسی بھی مصیبت کی گھڑی میں جھوٹ نہیں بولتے تھے جب آپ نے دعویٰ کیا۔ کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ ہم نے کہا صدقت آمنا۔ جب آپ نے کہا۔ کہ مسیح اسرائیلی فوت ہو گئے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے رنگ میں میں مسیح ہو کر آیا ہوں۔ ہم نے کہا حضور نے سچ بیان فرمایا۔ ہم ایمان لائے۔ جب آپ نے فرمایا کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔ میں مہدی بھی ہوں۔ ہم آپ کے اس دعویٰ پر بھی ایمان لے آئے کیونکہ ہم نے آپکو ہر میدان

صادق پایا۔ جب آپ نے دعویٰ کیا کہ میں نبی ہوں۔ ہم نے کہا ہم ایمان لاتے۔ آپ سچے نبی اور رسول ہیں۔ جب حضرت مرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ میں موعود کل ادیان ہوں۔ ہم نے کہا۔ حضور جب ہم نے آپ کو راستباز مانا۔ تو آپ کے سب دعاوی برحق ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث شریف کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے نوشتوں کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ ہجری کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے بیعت لینی شروع کی۔ اور آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ آپ ہی تجدید اسلام اور شوکت اسلام کیلئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے آپ نے اپنی قوت قدسیہ سے ایک ایسی جماعت تیار کر دی ہے کہ اسلام کی شان و شوکت کے لئے اور اس کی اشاعت کے لئے دن رات کام کر رہی ہے۔ آج سوائے احمدیہ جماعت کے کوئی اور جماعت دنیا میں نہیں ہے۔ جو کہ اسلام کی تبلیغ اور اشاعت۔ اسلام کی حمایت اور شوکت کے لئے باقاعدہ منظم کام کر رہی ہو۔ اس مبارک مقصد کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مرزا صاحب نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ڈالی۔ اس جماعت نے کئی آندھیاں دیکھیں۔ کئی حوادث دیکھے خطرناک سے خطرناک راستوں سے اسے گذرنا پڑا۔ اور اب پھر ایک بھاری اور بہت بڑے ابتلاء میں سے گذر رہی ہے مگر تبلیغ اسلام کا کام برابر جاری ہے۔ اور ابھی خدا جانے کون سے پر خطر بادیہ در پیش ہیں۔ ہم نے اسلام کی خدمت کی توفیق پائی تو احمدیہ جماعت کی طفیل۔ عشق رسول پایا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل۔ دین کی قربانی کا جذبہ اور اس کے لئے غیرت ہم نے احمدیت کی طفیل حاصل کی۔ ہم نے حضرت مرزا صاحب کی طفیل ایک زندہ اسلام پایا۔ زندہ قرآن پایا۔ زندہ رسول پایا اور زندہ خدا کو پایا۔

آج کا دن یعنی ۲۳ مارچ کا دن ایک نہایت ہی مبارک دن ہے۔ اسی دن کو احمدیہ جماعت کی بنا ڈالی گئی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا گیا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کر سکیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اس صدی کے مجدد پر ایمان لاکر اسلام کی اشاعت کے لئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کریں۔ تا حقیقی اسلام پھر دنیا میں قائم ہو۔ قرآن کی حکومت کا جوا پھر گردنوں پر رکھا جائے۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب جھنڈوں سے اونچا لہرائے۔ آمین

درخواست دعا

شیخ محمد کرم الٰہی صاحب آف پٹیالہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں اور ۳۱۳ میں سے ہیں۔ ۱۸ مارچ کو تانگے سے گرنے کی وجہ سے اُن کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے وہ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب درد دل سے اُن کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

خاکسار محمد سلیم ایم اے

مبارکباد اور درخواست دعا

مسٹر نور احمد کستوری آف سلطان برادرز قادیان کے ہاں راولپنڈی میں ۱۴ مارچ ۱۹۴۸ء کے تاریخی دن لڑکا تولد ہوا۔ جو اُن کا دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا ہے۔ نومولود کے لئے دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و عمر کے ساتھ خادم دین اور اپنے والدین کے لئے بہتری و برکت کا موجب بنائے آمین

رشید احمد ارشد

کیمسٹ کی ضرورت

گورنمنٹ سٹیل مل لاہور میں ایک کیمسٹ کی جگہ خالی ہوئی ہے۔ وہ دوست جو بی۔ ایس سی کیمسٹری ہوں اور آئرن و سٹیل کو Analyse کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اپنے ناموں سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

برادرم مکرم قریشی محمد اکمل صاحب (سابق پروپرائٹر افضل برادرز قادیان) کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص ہے۔ کہ یہ بیماری تپدق ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مریضہ کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار بشیر الدین واقف زندگی۔

اعلان

قاضی نور محمد صاحب کاتب جہاں کہیں ہوں۔ فوراً لاہور آکر مجھے ملیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ اُن کے متعلق مجھے اطلاع دیں۔ (نور الحق)

خیریت مطلوب ہے

(۱) مرزا عطاء اللہ محلہ دار الفضل قادیان کی ہجرت کے باوجود تلاش کے کوئی خبر نہیں ملی۔ وہ خود یا کوئی اور صاحب یہ اعلان پڑھیں تو جلد اطلاع دیں۔

(ایم۔ ایچ معرفت کراچی ہوٹل صدر بازار راولپنڈی)

(۲) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب قریشی ساکن ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ نے پاکستان پہنچ کر آج تک کوئی اطلاع نہیں دی۔

(عبد الرحمن ہیڈ کنسٹیبل نمبر ۹۲۹ آدن ضلع جالندھر حال لائن پولیس ملتان)

اعلان

جن احباب جماعت کو قابل شادی لڑکیوں اور عورتوں کا علم ہو۔ جو گذشتہ فسادات میں وارثین کے شہید ہو جانے یا گم ہو جانے کی وجہ سے لاوارث ہو چکی ہیں اور مشکلات اور تکالیف میں پڑی ہوں۔ وہ ان کے ضروری حالات سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے آرام و سہولت کے لئے کوشش کی جائے۔ اور شادی کا مناسب انتظام کیا جائے (ناظر امور عامہ)

اطلاع دیں

جملہ احمدی جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر ان کے ہاں مہاجرین کو آباد کرنے کیلئے ابھی کچھ زمین پڑی ہو تو وہ فوراً جودھامل بلڈنگ لاہور میں دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر آبادی)

---

۳۱ مارچ

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے ہر مجاہد کو جو دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ اپنے مقدس امام کے حضور پیش کر چکا ہے۔ اسے یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اسے اپنا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی پوری جدوجہد کرنا ہے۔ کیونکہ حضور فرما چکے ہیں۔ کہ سابقون میں شامل ہونے والے احباب ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ پس ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سچی اور پاک تبدیلی کا نتیجہ

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا۔ جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کو تبدیل کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

خدا نے آجتک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بعض لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ اُن کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گذرتا ہے۔ نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں نہ قال اللہ اور قال الرسول سُننے کا موقع ملتا ہے۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جائے۔ تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ تو سمجھو۔ کہ ایسا شخص بڑا ہی بدقسمت ہے۔ اسلام نے اس حالت میں جو بہترین علاج تجویز کیا ہے۔ وہ توبہ اور استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آجائے تو خدا کے حضور سجدے اور دعائیں کی جائیں۔ اور اپنے مولا کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کیا جائے موجودہ انقلاب میں بھی اصل علاج یہی ہے۔ کہ توبہ اور استغفار سے کام لیا جائے۔ اور خدا کے حضور جُھکا جائے۔ مگر افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ ہر شخص دُنیا کی حرص و ہوا میں پھنسا ہوا ہے اور اس کوشش میں ہے۔ کہ کسی طرح جائداد اور مال ہاتھ آئے۔ باوجودیکہ موجودہ انقلاب آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا۔ مگر جس طرف دیکھو۔ ہر شخص اپنے دنیاوی اور تجارتی کاروبار میں مستغرق ہے۔ اور خدا کے احکام کو پس پشت پھینکے ہوئے ہے۔ ؎

ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

حالانکہ خدا کے فضل اور اُسکے رحم کے حصول کیلئے ضرورت تھی۔ کہ ہم اپنی عادتوں کو پھاڑتے۔ اور سچی اور پاک تبدیلی کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"اُسکی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت اور اُسکی طرف انقطاع عطا کیا ہے۔ اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں۔ اُنہیں کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مگر خارق قدرتوں کے دکھلانے کا انہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے۔ جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو اس کو مانتے ہیں۔ اور اُس کی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۴)

پس خدا کے فضل اور اُسکے رحم کے جذب اور حصول کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہم خدا کی ہستی پر یقین رکھیں۔ اور اس کی رضامندی کے حصول کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑیں اور سچی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں خدا ہمارے لئے اپنی خارق قدرتیں دکھائیگا۔ اور اپنے فضل و رحم سے مالامال کر دیگا۔ اللھم اجعلنا منھم

مسٹر آصف علی کی جگہ سر ہومی مودی

نئی دہلی ۲۱ مارچ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے سفیر متعینہ امریکہ مسٹر آصف علی کی جگہ سر ہومی مودی کو مقرر کیا جائیگا۔

سر ہومی مودی بمبئی کے بہت بڑے تاجر ہیں اور برطانوی حکومت میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ مسٹر آصف علی کے عہدے کی میعاد صرف ایک سال تھی۔ جو گزشتہ فروری میں ختم ہو چکی ہے۔ انہیں مزید چند ماہ تک کام جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ کیونکہ ان کے جانشین کے لئے کسی موزوں شخص کی تقرری کا سوال زیر غور تھا۔

چین میں ہندوستانی سفیر

نئی دہلی ۲۱ مارچ مسٹر کے ایم۔ پنیکر سابق وزیر اعظم ریاست بیکانیر چین میں ہندوستان کے سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔ مسٹر پنیکر اپنے اہل و عیال سمیت ۱ اپریل کو کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز شنگھائی روانہ ہو جائیں گے۔

کیمپ سیکرٹریٹ کے دفاتر

لاہور ۲۲ مارچ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ موسم گرما کے دوران میں کیمپ سکرٹیریٹ کے دفاتر کسی پہاڑی مقام کو منتقل نہ کئے جائیں۔

کالجوں کی نئی زیر تعمیر عمارات

لاہور ۲۲ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کے مشیر تعمیرات کی نگرانی میں دو گورنمنٹ کالجوں کی عمارات زیر تعمیر ہیں۔ ایک سرگودہا میں ہے اور دوسرا منٹگمری میں دونوں کالجوں کی عمارات ایک ہی نمونے کی ہوں گی۔ آرٹس اور سائنس کے لئے علیحدہ علیحدہ بلاک ہونگے۔ عمارات جدید طرز تعمیر کا نمونہ ہوں گی دونوں کالجوں کے ساتھ ایک ایک ہوسٹل بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس میں دو سو طلباء رہ سکیں گے اس کے ساتھ وارڈن اور پرنسپل کے بنگلے ہوں گے کالج کے ساتھ ملک شاپ کا بھی انتظام ہوگا۔ تیرنے کے تالاب کھیلوں کے گراؤنڈ کھیل دیکھنے کے چبوتر سٹیڈیم۔ تماشائیوں کی گیلریاں اور دوسری عمارات بھی کالجوں کی گوناگوں ضروریات کو پورا کریں گی۔ ان تمام عمارات پر پندرہ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ (اپ)

ہندوستان کے وزیر خزانہ کلکتہ کا دورہ کرینگے

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ حکومت ہند کے وزیر خزانہ مسٹر آر کے شان مکھم چیٹی ایک مختصر دورہ کرنے کے لئے ۲۳ مارچ کو کلکتہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ ان کے اس مختصر دورہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ حکومت ہند کی برآمد کی پالیسی اور خاص طور سے جوٹ کے متعلق پالیسی کے سلسلے میں مقامی طور پر تحقیقات کریں۔ (اسٹار)

مشترکہ انتخابات کی بناء پر گڑبڑ پھیل جانے کا امکان

حکومت وقت کو ماسٹر تارا سنگھ کا انتباہ

امرتسر۔ ۲۱ مارچ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ نئی دہلی واپس آنے کے بعد ماسٹر تارا سنگھ کے ایک پریس ملاقات کے دوران میں اعلان کیا کہ اگر شرومنی اکالی دل نے مشرقی پنجاب کے پنتھک ممبران اسمبلی کو کانگریس اسمبلی پارٹی میں شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن میں پنتھ کی جداگانہ اور آزاد حیثیت کے متعلق اپنے سابقہ رویہ پر بدستور قائم ہوں۔ انہوں نے مزید کہا میں اس ادغام کی پالیسی کے خلاف ہوں۔ اس کے نتیجہ میں سکھوں کو جو فائدہ بھی پہنچیگا۔ وہ محض عارضی ہوگا۔ ملک کی کانگریسی حکومت پر روشنی ڈالتے ہوئے ماسٹر جی نے کہا۔ پہلے کی نسبت حکومت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اور چھ ماہ سے زیادہ عرصہ تک برقرار نہ رہ سکے گی۔ نئے انتخابات کا نتیجہ بجز ملک میں گڑبڑ کے کچھ نہ نکلے گا۔ کیونکہ مشترکہ انتخابات کی پالیسی خواہ اس میں اقلیتوں کے لئے بعض نشستیں مخصوص ہی کیوں نہ کر دی جائیں۔ شدید قسم کے خطرات کی حامل ہے۔

پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت بنانیکا واحد طریق

لاہور ۲۲ مارچ "پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت بنانیکا واحد طریقہ ہے کہ ہم صحیح معنوں میں مومن بن جائیں" ان الفاظ میں مولانا بشیر احمد اخگر اسسٹنٹ ڈائرکٹر فیلڈ پبلسٹی محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب نے کنجاہ ضلع گجرات میں عرس غازی کے موقعہ پر عوام کو مخاطب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے لئے اس وقت صرف قرآن حکیم اور شریعت کا رسمی طور پر پابند ہونا کافی نہیں بلکہ صحیح روحانی اور اخلاقی قوت، دیانت اور اخلاص کے ساتھ میں۔ ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک امتیازی اسلامی نشان پیدا کرنی چاہیئے۔ مولانا اب بچھڑی ہوئی غیر مسلم عورتوں کو برآمد کرنے کی مہم کے سلسلے میں جہلم گئے ہیں۔ (اپ)

مجلس شوریٰ پر آنیوالے احباب

جو احباب مجلس شوریٰ اور جلسہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت استقبال کی طرف سے اسٹیشن پر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۷ء کی طرح احباب کے استقبال کا انتظام ہوگا۔ والنٹیرز اسٹیشن پر موجود ہوں گے۔ جو دوستوں کو ان کی جائے رہائش سے اطلاع دیں گے۔ اگر کسی دوست کو کسی وجہ سے والنیٹرز نہ مل سکیں تو وہ جودھامل بلڈنگس میں تشریف لاکر ناظم استقبال سے مل لیں۔ جہاں سے ان کے ساتھ جائے رہائش تک معاون بھیج دیا جائیگا۔
لاہور پہنچنے والی ٹرینوں کا ٹائم ٹیبل کل کے الفضل میں شائع کیا جائیگا (ناظم استقبال)

مغربی پنجاب میں کنوئیں لگانے کی مہم!

لاہور ۳ مارچ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارتی رکاوٹوں کی وجہ سے بورنگ کے سامان کی پاکستان میں عام قلت ہے۔ مگر اس کے باوجود زرعی کالج لائلپور کے زرعی ورکشاپ والوں نے ۴۸-۱۹۴۷ء کے دوران میں ۲۸۲ کنوئیں لگائے۔ اس کے مقابلے میں ۴۶-۱۹۴۵ء میں نئے کنوؤں کی تعداد ۲۶۵ تھی۔
ورکشاپ والوں نے اپنے آلات کا پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اور جو آلات موجود نہیں تھے ان کا کام کسی نہ کسی اور طریقے سے چلا لیا۔ اس ورکشاپ میں نئے آلات تیار کئے جاتے ہیں۔ اور پرانے آلات کی مرمت بھی ہوتی ہے۔ ان دنوں تانبے کی نالی کمیاب ہے اس کی بجائے لکڑی اور چکنی مٹی سے کام لیا جا رہا ہے ورکشاپ میں لوہے کی جالیاں بنانے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ جالیاں عام کنوؤں اور نل کنوؤں میں استعمال ہو سکیں گی۔ (اپ)

امداد باہمی کے طریق پر کاشت کی سکیم!!

لاہور ۲۲ مارچ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ علاقہ تھل کے سرکاری رقبہ جات میں امداد باہمی کے طریق پر کاشت کا کام شروع کیا جائے۔
تھل پراجیکٹ کی تکمیل پر قریباً بیس لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت آجائے گی۔ اس علاقے کا کافی رقبہ سرکاری ہے۔ یہاں کئی کئی کنبے مل کر امداد باہمی کی انجمن قائم کریں گے۔ اور انہیں مختلف بلاکوں کی صورت میں زمین دی جائے گی۔ کاشت کے اس طریق میں جدید زرعی آلات سے کام کیا جائے گا۔
لوگوں کی ملکیتی اراضی کے متعلق بھی اس قسم کی ایک سکیم پر حکومت غور کر رہی ہے۔ (اپ)

ٹرانسپورٹ کمپنی کو قومی صنعت بنانیکی سکیم

لاہور ۲۲ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ چکوال کی سالٹ رینج ٹرانسپورٹ کمپنی کو قومی صنعت بنانیکی سکیم کے سلسلے میں حکومت نے سنبھال لیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک دو اخبارات نے مشورہ دیا ہے۔ کہ کمپنی کے سابق ملازمین کو سرکاری ملازمین میں لے لیا جائے۔ صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر نے اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ جدید انتظامات کے ماتحت ڈلانڈی سرینگر راستے پر کام کرنے والے سرکاری ملازموں کو ترجیح دی جائے گی۔ اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے کمپنی میں کام کرنیوالوں کو بحال رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ بعد کی خالی اسامیوں کے لئے ان لوگوں کے تقرر پر غور کیا جائے گا۔ جو اگست کے فسادات کے بعد ملازم ہوئے اس سلسلے میں سابق ملازموں کی شکایات کے ازالہ کے لئے ایک افسر کو چکوال بھیجا جا رہا ہے۔ (اپ)

راشن ڈپو منسوخ کر دیا گیا

لاہور ۲۲ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی کی طرف سے ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شہی دارڈ میں راشن کا ایک ڈپو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی دو سو روپیہ کی ضمانت بھی ضبط کر لی گئی ہے۔ راشننگ کنٹرولر نے ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈپو ہولڈر کے چھاپہ مار کر چاول کی پچیس بوریاں برآمد کیں ڈپو ہولڈر کے خلاف مزید کارروائی کرنے کے لئے اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ (اپ)

نئی موٹر خریدنیوالے افسران کے لئے ہدایت

لاہور ۲۲ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک بیان مظہر ہے کہ میسرز کنڈال اینڈ کمپنی لاہور کے پاس عنقریب چالیس موریس گاڑیاں آٹھ آٹھ ہارس پاور کی آ رہی ہیں ان میں بیس پرمٹوں پر فروخت کی جائیں گی حکومت مغربی پنجاب کے افسران کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگر وہ گاڑی حاصل کرنا چاہیں تو اپنے محکمہ کے اعلیٰ افسر کی وساطت سے صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر نمبر ۱ ازنگ روڈ لاہور کو ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک درخواست بھیج دیں جن افسروں نے کسی دوسری گاڑی کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ وہ بھی اگر چاہیں تو دوسری کار کی بجائے موریس ۸ کا نام لکھ بھیجیں (اپ)

آل انڈیا کسان سبھا

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کسان سبھا کا اجلاس ۲۲ مارچ کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ اس کانفرنس کی صدارت پروفیسر این۔ جی رنگا کریں گے۔
یہ کانفرنس اس پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی ہے کہ آئندہ ہونیوالی آل ایشیا کسان کانفرنس کے سامنے ہندوستانی کاشتکاروں کا نظریہ کس طرح پیش کیا جائے یہ کانفرنس ۲ اپریل کو رنگون میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کانفرنس میں ہندوستانی وفد کی قیادت پروفیسر رنگا کریں گے۔ (اسٹار)

فلسطین میں یہودیوں کو ناجائز طریقے سے لانے پر ۸۰ لاکھ پونڈ صرف ہوئے

یوروشلم ۲۲ مارچ - جریدہ داور رقمطراز ہے۔ کہ پچھلے سال یہودی ایجنسی نے ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ خرچ کئے جس میں سے ۸۰ لاکھ پونڈ صرف یہودیوں کو ناجائز طریقے سے فلسطین میں لانے پر خرچ ہوئے۔ (اسٹار)

پاکستان کے نئے نوٹ

بمبئی ۲۲ مارچ - ریزرو بنک آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ نئے نوٹ جن پر "گورنمنٹ آف پاکستان" کے الفاظ اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں لکھے ہوں گے بہت جلد جاری کر دیئے جائیں گے۔ یہ نوٹ ہندوستان میں زرِ قانونی متصور نہ ہوں گے۔

(اپ)

روسی سفارت خانہ نئی عمارت میں منتقل ہو گیا

نئی دہلی ۲۲ مارچ - روسی سفارت خانہ کو ٹراونکور ہاؤس میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ روسی سفیر کے سیکرٹری اوّل مسٹر ارزائن اس عمارت کو عارضی طور پر حاصل کرنے کے لئے بات چیت کرنے ٹراونکور گئے ہوئے تھے۔ اس عمارت میں سفارت کی پہلی عمارت واقع کیننگ لین سے زیادہ گنجائش ہے (اسٹار)

— پشاور وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خاں نے آج اسمبلی میں اعلان کیا کہ بڑے بڑے زمینداروں سے فالتو زمین حاصل کرنے کیلئے عنقریب اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائیگا

بقیہ از صفحہ دوم

اور ہم سے کسی بات میں بھی تعاون پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم انتہائی کوششوں کے باوجود ۶۰ ہزار مستورات میں سے ابھی تک صرف ۷ ہزار برآمد کرنے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ لہذا میں خان ممدوٹ صاحب سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ ہمیں میٹنگ میں بلا کر ہماری شکایات بھی سن لیا کریں۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس میں لڑکوں کی تعلیم پر لڑکیوں کے مقابلے میں چار گنا زیادہ خرچ ہے۔ لیکن کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اگر قوم کی ماں ان پڑھ ہو گی۔ تو اُس کے بچے کیونکر تعلیم یافتہ ہوں گے۔ آپ نے کہا۔ میری تجویز ہے کہ چھوٹے بچوں کی تعلیم عورتوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ سائنس کی تعلیم میں دلچسپی لینے کیلئے طالبات کو وظائف دئے جائیں۔ پھر آپ نے کہا راولپنڈی میں ایک آرٹ کالج کھل رہا ہے۔ اس کی بجائے ٹیکنیکل کالج کھولا جائے۔

صحیح اُردو دان

آپ نے فرمایا۔ نصاب بنانے کے متعلق جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اُن میں صحیح آدمیوں کو لیا نہیں گیا۔ مثلاً اُردو کی کمیٹی میں صحیح طور پر اُردو سمجھنے والے مثلاً میاں بشیر احمد صاحب اور مولانا عبد المجید سالک کو نظر انداز *

۲۲ مارچ کو ترکاری کے بیجوں کی کانفرنس ہو گی

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ ۲۲ مارچ کو نئی دہلی میں حکومت ہند کے وزیر زراعت و غذا مسٹر جہرام دولت رام ترکاری کے بیجوں کی پانچویں کانفرنس کا افتتاح کرینگے۔ اس کانفرنس کا اجلاس دو روز تک جاری رہیگا۔ امید ہے کہ اس کانفرنس میں تمام صوبوں اور ریاستوں کے ڈائرکٹران زراعت اور بیج کی تجارت کے نمائندے شرکت کریں گے۔ اور باتوں کے ساتھ ساتھ اس کانفرنس میں یہ امر زیر بحث آئیگا۔ کہ ہندوستان میں یورپ کے معیار کی ترکاریوں کے بیج کس طرح پیدا کئے جائیں۔ اور ترکاریوں کے بیجوں کی درآمد اور برآمد کی پالیسی متعین کی جائیگی۔ (اسٹار)

عزام پاشا کی طرف سے روس کو تنبیہ

بیروت ۲۲ مارچ - عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمٰن عزام پاشا نے برطانوی ناظم اور لبنان میں تعینات امریکی وزیر سے ملاقات کرنے کے بعد اعلان کیا۔ کہ اگر روس نے تقسیم نافذ کرنے کے لئے طاقت استعمال کرنے کی کوشش کی تو عرب ممالک بھی طاقت سے روس کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ارض مقدس سے تمام دہشت پسندوں اور یہودیوں کو نکال دیا جائے۔ (اسٹار)

— نئی دہلی ۲۱ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور ان کی اہلیہ ۲۱ مارچ اور ۲۸ مارچ کے درمیان ٹراونکور اور کوچین کا دورہ کریں گے۔ (اسٹار)

ٹرکی کے لئے ہندوستانی سفیر کا تقرر

نئی دہلی - ۲۲ مارچ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دیوان چمن لال کی حکومت ہند کی طرف سے انقرہ میں (ترکی) سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

بلوچستان میں چلینی قرارداد کے خلاف زبردست احتجاج

بلوچستان سٹوڈنٹس فیڈریشن نے چلینی نمائندہ کی قرارداد کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ۲۳ مارچ کو مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے - تمام سکولوں اور کالجوں میں ہڑتال رہے گی۔ (اپ)

کشمیر پناہ گزینوں کی امدادی کمیٹی

کراچی ۲۲ مارچ چوہدری غلام عباس صدر کشمیر مسلم کانفرنس کراچی میں دس روزہ قیام کے بعد آج لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ کے قیام کے دوران کشمیری پناہ گزینوں کی امداد کے لیے ایک کمیٹی منعقد کی گئی۔ جس کا صدر آپ کو منتخب کیا گیا۔ (اپ)

بادشاہ گل کی واپسی!

پشاور ۲۲ مارچ - مہمند قبیلہ کے مشہور لیڈر بادشاہ گل عرصہ دراز کی جلا وطنی کے بعد واپس اپنے گاؤں واقع ضلع پشاور آ گئے ہیں۔ آپ عمر بھر انگریزوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں اسی وجہ سے آپ کو یہاں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا (اپ)

— کراچی ۲۲ مارچ جنوبی ہندوستان کی خبر رساں ایجنسی اوو پریس نے اپنا صدر دفتر بنگلور سے کراچی میں منتقل کر لیا ہے چند دن تک یہ دفتر باقاعدہ کام کرنا شروع کر دیگا۔

* کر دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ پھر غلط سلط کتب بن جائینگی۔

سردار شوکت حیات خاں

بیگم صاحبہ کے بعد سردار صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نہل پراجیکٹ کے جن علاقوں میں پانی نہیں پہنچا حکومت وہاں دیگر ذرائع سے آبپاشی پر غور کر رہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تنقید بجا لیکن جو غلطیاں ہوئی ہیں اس کیلئے بعض دفعہ ارکان اسمبلی ہی کی طرف سے اکسایا جاتا ہے۔ میرے پاس ۸۰ روپے میں ۴۳ مربعے اراضی کی سفارش بھی آپ ہی میں سے کسی نے کی ہے۔ (آوازیں بلند ہوئیں نام ظاہر کرو) یہاں ہم پر تنقید ہوتی ہے۔ لیکن دفتر تک پہنچتے وقت بیسیوں آپ میں سے سفارش کیلئے پہنچ جاتے ہیں۔ آؤ ہم آج سے تہیہ کر لیں۔ کہ آئندہ کبھی ناجائز سفارش نہیں کریں گے۔ اور ایک دوسرے سے ہر حال میں مخلصانہ تعاون کرینگے۔ آپ نے شراب کے متعلق جہاں تک لائسنسوں کی منسوخی کا تعلق ہے وہ تو یکم اپریل ہی سے بند کر دئے جائینگے کامل امتناع کا تعلق ہے۔ اُس کے لئے باقاعدہ بل کی ضرورت ہے۔ جس میں غیر مسلموں کے لئے آزادی کی بھی کوئی راہ ہو۔ اور بلیک مارکیٹ کو ختم کرنے کا طریقہ بھی۔ لہذا اُس کے لئے میں اکتوبر کے اجلاس میں باقاعدہ ایک بل پیش کرونگا۔

اجلاس منگلوار پر ملتوی ہو گیا!

ایک گمراہ کُن پراپیگنڈا

جماعت احمدیہ نے سکھوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا

اخبار پرتاپ دہلی نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء میں یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ قادیان اور سکھ لیڈروں کے درمیان قادیان اور ننکانہ صاحب کے متعلق ایک سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔ جس کی رو سے قادیان کا علاقہ احمدیوں سے دوبارہ آباد کر دیا جائے گا۔ اور ننکانہ صاحب کا علاقہ سکھوں سے دوبارہ آباد کیا جائے گا۔ اور یہ کہ قادیان اور ننکانہ صاحب تک کے لئے ہر دو طرف کا راستہ معین کر کے حکومت پاکستان اور حکومت ہند کے مشترکہ انتظام رکھا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

یہ خبر بالکل بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔ جماعت احمدیہ اور سکھ لیڈروں کے درمیان اس قسم کی کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور نہ اس قسم کے باہمی سمجھوتہ کی کوئی تجویز کی گئی ہے۔ قادیان کے تحفظ کے متعلق جماعت احمدیہ نے جو کچھ کہنا تھا وہ ایک میمورنڈم کی صورت میں مرتب کر کے مرکزی حکومت پاکستان شعبہ پناہ گزینان کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ اس میمورنڈم میں ننکانہ صاحب کا کوئی ذکر نہیں اور نہ جماعت احمدیہ نے اس بارہ میں سکھ لیڈروں کے ساتھ براہ راست کوئی بات کی ہے۔ افسوس ہے کہ اخبار پرتاپ نے اس من گھڑت خبر کے شائع کرنے میں صداقت سے کام نہیں لیا۔ اور ایک فتنہ کا بیج بونے کی کوشش کی ہے

یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی بعض پبلک تقریروں میں بھی کئی دفعہ حکومت کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مقدس مذہبی مقامات مثلاً سرہند اور اجمیر اور قادیان وغیرہ کے بارہ میں ہر دو حکومتوں کے درمیان کوئی باعزت سمجھوتہ ہونا ضروری ہے۔

— (چیف سیکرٹری جماعت احمدیہ رتن باغ - لاہور)

مستقبل قریب میں جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں

نئی دہلی ۲۲ مارچ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے آج صبح ایک خاص فوجی پریڈ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مستقبل قریب میں جنگ وغیرہ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہم امن کے علمبردار ہیں اور امن برقرار رکھنے میں ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔ ہم کسی ملک پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ لیکن ہم نے یہ تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہم اپنی آزادی پر آنچ نہ آنے دیں گے۔ اور ملک کو ہر بیرونی خطرے سے محفوظ رکھیں گے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ بڑی بڑی قربانیوں کے بعد آزادی نصیب ہوئی ہے اور یہ اسی وقت تک برقرار رہ سکتی ہے کہ لوگ اس کی حفاظت کے لئے مستعد ہو جائیں۔ لیکن عوام سے بڑھ کر اس سلسلہ میں اصل ذمے داری فوجوں پر عائد ہوتی ہے۔ ہندوستانی فوجیں تمام ملک کی حفاظت کے لئے ہیں کسی ایک صوبے یا فرقے کی خدمت یا حفاظت ہی انکا فرض نہیں۔ کسی ایک گروپ یا فرقے کے ساتھ وہ امتیازی سلوک نہیں کر سکتیں۔ ہماری خواہش ہے کہ بحیثیت مجموعی ہندوستان کے تمام لوگ ترقی کریں۔ اور اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری فوجوں کو اپنے ص ۳ فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ (اپ)